Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم چہار شنبہ

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱

جلد ۲ | ۳ نبوت ۱۳۲۷ ہش | ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۳ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۴۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمادیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت بدستور علیل ہے ۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمادیں ۔

آزاد فوجوں کی شاندار کامیابی

بیرہ گلی ۔ آزاد کشمیر حکومت کا اعلان مظہر ہے کہ ہندوستانی طیاروں نے جنوب مغربی منگوال میں آزاد فوج کی چوکیوں پر بم برسانے کی کوشش کی مگر انہیں سخت نقصان اٹھا کر واپس بھاگنا پڑا ۔ راجوری کے علاقہ میں آزاد فوج کے کئی دستے ہندوستانی فوج میں عقبی جانب سے جا گھسے ۔ اور انہیں ہراساں کر دیا ۔ شدید نقصان پہنچانے کے علاوہ بہت سا اسلحہ بھی ہاتھ لگا ۔ ہندوستانی فوج نے بے بس کشمیریوں پر مزید ستم ڈھانے کی یہ راہ نکالی ہے کہ وہ دیہات میں جا کر اناج اٹھا لاتے ہیں ۔ اس وجہ سے قحط کا سخت خطرہ پیدا ہو رہا ہے ۔

لندن ۲ نومبر ۔ جرمنی ۔ ناروے ۔ سویڈن ۔ ڈنمارک ۔ آسٹریلیا ۔ فن لینڈ اور چیکوسلواکیہ ممالک کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا ہے یہ سلسلہ جنگ کی وجہ سے منقطع ہو چکا ہے ۔

عربک کانفرنس کی اہم قرار دادیں

فیروز پور ۲ نومبر آل پاکستان عربک کانفرنس کا دو روزہ اجلاس آج ختم ہو گیا ہے اس میں ہندوؤں کے تعصب کی سخت مذمت کی گئی ہے ۔ اور سندھیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ لاکھ مہاجرین سے برادرانہ سلوک کریں ۔ ایک اور قرارداد میں نوجوانوں کو نیشنل گارڈ میں شامل ہونے اور دفاع میں حصہ لینے پر زور دیا گیا ۔ دو اور قراردادوں میں مظلوم کشمیریوں اور عربوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور عوام سے ان کی مدد کی اپیل کی ۔

حیدرآباد کے مظالم کیخلاف احتجاج ۔ حیدرآباد ۲ نومبر ۔ حیدرآباد کے معزز شہریوں نے حیدرآباد کے فوجی گورنر کے سامنے ہندو فوج کے مظالم کیخلاف ایک یادداشت بھیجی ہے اس یادداشت میں شکایت کی گئی ہے کہ حیدرآباد کے مسلمانوں کو خوف بہت اور ان کیا جا رہا ہے اور انکے مال منال اور عزت دجاہ کو پامال کیا جا رہا ہے ہر مندرست مسلمان کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا

قیوم وزارت پر پیر صاحب مانکی شریف کے اعتراضات

قاضی عیسیٰ تحقیقات کریں گے

لاہور ۲ نومبر موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پیر صاحب مانکی شریف نے خان قیوم کی وزارت پر حال ہی میں جو اعتراضات کئے تھے پاکستان مسلم لیگ نے اُن کی تحقیقات کیلئے بلوچستان کے مقتدر مسلم لیگی لیڈر قاضی عیسیٰ کو مقرر کیا ہے ۔ قاضی عیسیٰ مستقبل قریب ہی میں اس فرض کی انجام دہی کے لئے پشاور پہنچ رہے ہیں ۔ (نامہ نگار خصوصی)

وزیر اعظم پاکستان کا قاہرہ میں خیر مقدم

قاہرہ ۲ نومبر پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں آج بذریعہ طیارہ ہالینڈ کے دارالسلطنت ایمسٹرڈم سے قاہرہ پہنچ گئے ہیں ۔ آپ مصر میں ۲ روز قیام فرمانے کے بعد کراچی روانہ ہو جائینگے ۔ ہوائی مستقر پر عرب لیگ کے نمائندگان اور مصری لیڈروں نے آپ کا پرخلوص خیر مقدم کیا ۔ برطانوی سفیر بھی اڈہ پر موجود تھے ۔

گلگت میں آزادی کی پہلی سالگرہ

گلگت ۲ نومبر ۔ یکم نومبر کو گلگت میں آزادی کی پہلی سالگرہ منائی گئی ۔ آج سے ٹھیک ایک سال قبل گلگت نے غلامی کا جوا اتار پھینکا تھا ۔ آزادی کی خوشی منانے کے لئے سرکاری دفاتر اور دکانیں بند رہے ۔ شہر کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا ۔ اور جلوس نکالے گئے ۔

چین کی نازک حالت

چیکنگ ۲ نومبر مکڈن پر کمیونسٹوں کے قبضہ کے بعد چین کی وزارت میں سخت اُلجھن پیدا ہو گئی ہے وزیر اعظم چین اور وزیر خارجہ نے استعفے پیش کر دئے ہیں چین کے صدر نے آج ایک بیان میں چین کی موجودہ حالت کو خطرناک کے لفظ سے تعبیر کیا ۔ مکڈن پر سرکاری مورچہ ٹوٹ جانے کیوجہ سے امریکہ میں سخت فکر کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ چنانچہ صورت حالات کو بہتر بنانے کیلئے امریکہ نے چین کو مزید ۵۰ لاکھ ڈالر کا اسلحہ اور دوسرا سامان بھیجنے کا انتظام کیا ہے ۔

مسٹر سمتھ کے اعزاز میں چائے

لاہور ۲ نومبر ۔ آج شام کے وقت برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم لاہور نے برٹش انفارمیشن سروس کے چیف انفارمیشن آفیسر مسٹر سمتھ کے اعزاز میں دعوت چائے دی ۔ جس میں لاہور کے تمام جریدوں اور رسالوں کے مدیران کے علاوہ اور بھی شخصیتوں کو دعوت دی گئی تھی ۔ (نامہ نگار خصوصی)

۴ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شمالی چین کے شہروں سے برطانیہ ۔ امریکہ اور فرانس نے اپنے باشندوں کو نکل جانے کا مشورہ دیا ہے ۔

نجف میں لڑائی برابر جاری ہے

تل ابیب ۲ نومبر ۔ مصر کے ایک فوجی نمائندہ کا کہنا ہے کہ نجف میں یہودی برابر عارضی صلح کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ابھی تک بدستور لڑائی جاری ہے یہودی طیارے برابر عرب دیہات کو نشانہ بناتے رہتے ہیں ۔ اتحادی مبصرین نے قیام صلح کے لئے یہ تجویز پیش کی تھی کہ لڑائی سے پہلے عرب اور یہود فوجیں جس جس جگہ مقیم تھیں وہیں چلی جائیں لیکن یہودی افواج نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا ہے ۔

لندن ۲ نومبر برمی وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ برما کی حکومت ملک میں امن بحال کرنے کے قابل ہے اور امید ہے کہ ایک سال کے اندر اندر بغاوت کی برائی کو ختم کر دے گی ۔

ناجائز زمینوں کی برآمد

لاہور ۲ نومبر ۔ مغربی پنجاب میں زمینوں کی پڑتال کرنیوالی کمیٹی نے گذشتہ ۲ ماہ کے دوران مختلف اضلاع سے ۲۰ ہزار ایکڑ زمین برآمد کی ہے ۔ جس پر غیر مستحق لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا تھا اس عرصہ میں انہوں نے ۲ سو مکانات بھی خالی کرائے ہیں جن پر مختلف اشخاص کا ناجائز قبضہ تھا

”زیادہ اناج اگاؤ“

لاہور ۲ نومبر ۔ زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم کے سلسلے میں مغربی پنجاب کی حکومت نے فصل ربیع کی کاشت کیلئے ۳۸ ۔ ۱۰ ۔ ۴۷ من گندم اور ۰۰۰ من چنے کا اعلیٰ قسم کے بیج تقسیم کرنے کا ۰۰۰ ہے محکمہ زراعت اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پناہ گزینوں کی ضروریات کا خاص خیال رکھیں اور سیلاب زدہ علاقوں سے متاثر ہونے والے رقبوں کے لئے خاص انتظام کریں ۔

اہل چکوال کی فوجی خدمات کا اعتراف ۔ چکوال میں وزیر خزانہ کی تقریر

لاہور ۲ نومبر ۔ میاں محمد نور اللہ وزیر خزانہ مغربی پنجاب ٹرانسپورٹ سنٹروں کے معائنے کے بعد چکوال سے واپس آ گئے ہیں ۔ وہاں آپ نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اہل چکوال کی شجاعت اور فوجی روایات کی تعریف کی ۔ اور کہا کہ چکوال دفاعی افواج کے لئے بھرتی کا سب سے بڑا مرکز ہے ۔ آپ نیشنل گارڈ کی ٹریننگ کی رفتار کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے یہ علاقہ نئے دور کے آغاز پر ایک شاندار مستقبل کا حامل ہے ۔ آپ نے تسلیم کیا کہ فوجی نقطۂ نظر سے ضروری ہے کہ اس علاقے کے لئے ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں مہیا کی جائیں ۔ آپ نے وعدہ کیا کہ چکوال میں کالج کھولنے کے لئے حکومت پر زور دینگے ۔ آپ نے کہا چکوال کے لئے یہ بات انتہائی فخر کا موجب ہے کہ پاکستانی فوج کے بریگیڈیئر اسی تحصیل کے باشندے ہیں ۔ معیار بڑھنے پر آپ کا فوج میں حصہ اور بھی بڑھ جائے گا ۔

نرخ بھاؤ

لائلپور ۲ نومبر گندم دڑہ ۹/۱۲/۰ گندم ۵۹۱ ۹/۱۳/۰ چنے ۱۴/۸/۰ گڑ ۲۶/۰ ۔ ۲۰/۰ روپے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایک اٹیلین زبان کی کتاب میں احمدیت کا ذکر

ایک اٹیلین زبان کی کتاب نے جس کا نام Storia Della Religione di Fort Moore Page 568 ہے۔ احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد آف قادیان پنجاب (علیہ السلام) نے ۱۸۸۹ء میں ایک اسلامی حدیث کا ذکر کیا۔ کہ "ہر صدی کے سر پر خداوند کریم ایک مجدد بھیجے گا۔ جو عقائد کی درستی کرے گا۔

۱۸۸۰ء احمد نے دعوےٰ کیا کہ وہ چودھویں صدی ہجری کا مجدد ہے ۱۸۸۹ء میں انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو آخری اوتار ثابت کیا۔ اس کے اصول اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ "خدا نے میرا نام مسیح رکھا ہے۔ میں تمام مخلوقِ عالم کے لئے ہادی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے مسیحؑ کی خو۔بو اور اخلاق میں پیدا کیا گیا ہے۔

اس نے یہ بھی کہا۔ کہ "مجھے خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خو۔بو۔ اور اخلاق و عادات اور ان کی غلامی میں دنیا میں بھیجا ہے اور بالکل انہی کے نمونہ پر آیا ہوں۔ جن کو کہ خداوند کریم نے دنیا کا صلح کا شاہزادہ اور برکات سماوی و ارضی بخشنے والا بنا کر بھیجا تھا۔ اسی طور پر میں عیسےٰ مسیح اور محمد مہدی ہوں۔ مسیح حضرت عیسےٰ کا لقب تھا۔ جس کے معنے ہیں جس کو خدا نے بابرکت بنایا ایسی شخصیت جو مجسمۂ نیکی اور انصاف ہو

اور مہدی کا لقب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملا ہے۔ جس کے معنے لوگوں کی عظیم الشان آسمانی طاقت سے رہنمائی کرنے والا اور خدا کے خاص فضل کا مکمل قائمقام۔ لوگوں کو ان دونوں القاب پر ایمان لانا چاہیئے۔ دونوں میری ذات میں جمع ہیں۔ میں حضرت مسیح اور حضرت محمدؐ کا کامل بروز ہوں۔ عقیدہ کے طور پر دونوں مسلمان اور عیسائی یکجا مانتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح صلیب دئے جانے کے بعد آسمان پر چلے گئے اور دنیا کے آخیر پر واپس آئیں گے۔ احمد نے اسباب اور عقیدہ کی مناسب تشریح کی اور کہا کہ وہ صلیب پر ہرگز نہیں فوت ہوئے بلکہ زندہ اتار لئے گئے۔ اور ان کے زخموں کے لئے مرہم تیار کی گئی۔ گلیلیا چلے گئے۔ پھر وہاں سے سفر کرتے ہوئے انڈیا پہنچے اور وہاں سری نگر کشمیر میں طبعی موت فوت ہوئے۔ جہاں ان کی قبر اب تک موجود ہے۔ بانی سلسلہ نے بعض اصلاحات کیں۔ اور قرآن کریم سے اسکی انقار بھی پیش کی۔ اور مسلمانوں کے عقائد کی درستی کی۔

عیسائی مشنریوں کی طرح ان کے مشنری بھی دنیا میں پرچار کرتے پھرتے ہیں۔ ۱۹۰۸ء میں ڈفوت ہوگئے۔ مگر ان کی وفات کے بعد سلسلہ کی ترقی رکی نہیں۔ ان کے مشنری اور مشن مشرق و مغرب میں پائے جاتے ہیں۔ وہ ایک ماہوار ی اسلامی انگلش رسالہ ریویو آف ریلیجنز شائع کرتے ہیں۔ آجکل قرآن کا ترجمہ اور تفسیر بھی شائع کر رہے ہیں۔

(محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ اٹلی)

دعائے مغفرت میری اماں جان مسماۃ بیگم بی بی ساکن قادیان مورخہ ۲۷/۸ کو وفات پا گئیں مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ احباب جماعت ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

امۃ اللہ بیگم۔ اہلیہ کیپٹن محمد اسلم صاحب آر۔پی۔اے ریکارڈ کیمپ لاہور

تعمیر ربوہ کے سلسلے میں ضرورت

مرکز انجمن احمدیہ پاکستان کی تعمیر واقع ربوہ ضلع جھنگ کے سلسلے میں محکمۂ تعمیر کو حسب ذیل آسامیوں کے لئے موزوں احباب کی فوری ضرورت ہے۔ جو دوست اپنے آپ کو اس کام کے اہل سمجھتے ہوں۔ وہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء تک اپنی درخواستہائے مع نقول اسناد وغیرہ سیکرٹری تعمیر کمیٹی جودھامل بلڈنگ لاہور کو ارسال فرمائیں

۱۔ ورک مستری جو علاوہ نگرانی کام تعمیر کے نقشہ اور عمارت کو Lay out کرا سکتے ہوں۔

۲۔ سٹور کیپر کم از کم میٹرک ہوں۔

۳۔ ڈرافٹسمین جن کو کم از کم ۵ سال کا تجربہ ہو یا سول پاس

۴۔ اوورسیر سول پاس

سیکرٹری نو آبادی۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقوےٰ

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ؛ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

"اصل تقوےٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے۔ اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ کوئی ہوگا جو قد افلح من زکٰھا کا مصداق ہوگا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے۔ انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ چور چوری کرتا ہے۔ کہ مال ملے۔ لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا اسے اور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے اور صبر کرے تو خدا اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو۔ حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا۔ مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور زانی زنا نہیں کرتا۔ مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی۔ تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے۔ اصل جڑھ اور مقصود تقوےٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو۔ تو سب کچھ پا سکتا ہے۔ بغیر اسکے ممکن نہیں ہے۔ کہ صغائر اور کبائر سے بچ سکے"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ قریب سے قریب آ رہا ہے۔ امید ہے اس مرتبہ یہ جلسہ سالانہ ہمارے نئے مرکز ربوہ میں ہوگا۔ اور یہاں تمام انتظامات نئے سرے سے کرنا ہوں گے۔ حتیٰ کہ رہائش کے لئے بھی خاص انتظامات کرنے ہوں گے۔ کیونکہ اسوقت وہاں کوئی بھی مکان نہیں۔ خورد و نوش۔ روشنی، پانی۔ صفائی تمام ہی انتظامات مدنظر ہیں۔ اس قسم کے اخراجات کے لئے احباب جماعت کے مشورہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ ہر احمدی پر جس کی کوئی آمد ہے لازم قرار دیدیا ہوا ہے۔ اس کی شرح سال کی آمد کا ایک سو بیسواں حصہ ہے۔ یعنی جس شخص کی ماہوار آمد سو روپیہ ہو یا سالانہ آمد بارہ سو روپیہ ہو اس کے لئے سال بھر میں دس روپیہ صرف بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ضروری ہے

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ جلسہ سالانہ کا چندہ جلد از جلد اپنے مقامی سیکرٹری مال یا محصل کو ادا فرمائیں یا اگر براہ راست مرکز میں چندہ بھجواتے ہوں۔ تو مرکز میں بھجوا دیں تا جلسے سے متعلق ضروری امور کی سر انجام دہی میں مالی تنگی کی وجہ سے کوئی روک واقع نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال)

کیا آپ وعدہ کرنیوالوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ کیا آپ اپنا وعدہ ادا کر کے خدا تعالےٰ کے اس قرض کو اتار چکے ہیں؟ اگر نہیں تو انتظار کس بات کا ہے کیا آپ وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟ یاد رکھیں تحریک جدید کے بجٹ کا دارومدار آپ کے وعدے کی ادائیگی پر ہے۔ اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہوا تو اس سے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کی ذمہ واری آپ پر ہوگی۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

روزنامہ الفضل
۳ نومبر ۱۹۴۹ء

سندھ میں صوبائی تعصب

سندھ میں مہاجرین کے ورود کے ساتھ ہی شرانگیز عنصر نے صوبائی تعصب کی بناء پر تشتت و افتراق کی مہم تیز کر دی ہے یہاں تک کہ حکومت کے ارباب کو اس کے انسداد کے لئے سخت اقدام لینے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ چنانچہ گورنر سندھ اور گورنر جنرل پاکستان نے بھی اس نامرغوب اور بد امنی پھیلانے والے عنصر کے خلاف لب کشائی کی ہے۔ اب کھیڑی ریاست خیرپور میں آل پاکستان عربک کالج میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے اس معاملہ کے متعلق پُرزور الفاظ میں اظہار رنج فرمایا ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ پناہ گزین سندھ میں اس لئے آباد نہیں کئے گئے۔ کہ وہ سندھیوں پر غلبہ حاصل کریں۔ بلکہ یہ ضروری تھا کہ مغربی پنجاب کے بوجھ میں پاکستان کے تمام علاقے حصہ بٹائیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ مغربی پنجاب اس ناقابل برداشت بوجھ سے دب کر اقتصادی تباہی کا شکار ہو جائے۔

پناہ گزینوں کی مصیبت جو پاکستان پر ڈالی گئی ہے ایک ناگہانی مصیبت ہے۔ اور پاکستان کے ہر علاقہ کے افراد کا فرض ہے کہ اس مصیبت کو سب مل کر برداشت کریں آخر ہمیں سوچنا چاہیئے کہ پاکستان اسی لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ کہ یہ ملک مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن بن جائے۔ جہاں اسلامی تہذیب اور تمدن کے مطابق مسلمان زندگی بسر کر سکیں۔ اور اسلامی اصولوں کے مطابق شاہراہ ترقی پر گامزن ہوں۔ یہ پناہ گزین اسی لئے اپنے وطنوں سے ہانک دیئے گئے اور مصائب کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔ کہ انہوں نے پاکستان کی علیحدگی کے لئے جدوجہد کی تھی یہی نہیں بلکہ ان پر اس لئے مظالم توڑے گئے۔ کہ وہ مسلمان تھے اور خدا تعالےٰ کی وحدانیت کے قائل اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا تھے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ان کی ان مصائب کا باعث صرف ان کا مسلمان ہونا تھا۔ پھر جب وہ مصیبتیں جھیل کر اپنے خویش اپنے بچے اور خاندان کے افراد قتل کروا کر اور ناقابل برداشت تکالیف برداشت کرتے ہوئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک اسلامی ملک میں جو صرف مسلمانوں ہی کے لئے علیحدہ وجود میں لایا گیا ہے آ گئے ہیں۔ تو کیا ان کا حق نہیں ہے کہ وہ یہاں آ کر ہم سے مل گھل جائیں۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ہمارے شانہ بشانہ پاکستان کے استحکام کے لئے جدوجہد کریں کیا ہماری اسلامی غیرت برداشت کر سکتی ہے۔ کہ یہ خانماں برباد لوگ محض اس لئے راندے جائیں۔ کہ وہ ہمارے صوبے کے رہنے والے نہیں ہیں۔ اور شروع سے ہمارے صوبے میں نہیں رہتے رہے۔

دنیا میں سب سے پہلے اسلام ہی نے علم مساوات واخوت بلند کیا۔ اور اتنا بلند کیا کہ حبشی غلاموں تک مغرور سرداران عرب سے بھی فوقیت لے گئے۔ وہ اسلام جس نے عرب جیسے ملک میں جہاں قبیلہ قبیلہ ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونا باعث افتخار سمجھتا تھا۔ اور اپنی بڑائی جتانے کے لئے بات بات پر الجھ پڑتا تھا۔ سب کو ایسا ہموار کر دیا۔ کہ بندہ و صاحب اور محتاج و غنی کی تمیز اٹھ گئی۔ کیا وہ اسلام ہمارے لئے اب اتنا مؤثر نہیں رہا۔ کہ ہم ان ستم زدوں کو دھتکارنے کی بجائے ان کی موجودگی اپنے صوبہ میں برداشت کر سکیں کیا اسلام نے نسلی و وطنی امتیازات کے قلع قمع کرنے کی تعلیم جو ہم کو دی ہے۔ وہ ہمارے دلوں سے اتنی محو ہو چکی ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو جو اپنے وطنوں سے نہایت بے رحمی سے نکال دیئے گئے ہیں۔ جب وہ برباد و تباہ ہو کر اور اپنی جانیں بچا کر ہمارے پاس آئیں۔ تو ہم انہیں دھتکار دیں۔ اور نسلی اور وطنی جھوٹے امتیازات کی آڑ لے کر ان سے غیروں جیسا سلوک کریں۔ اور ان کو اپنی ذاتی جائداد بانٹ کر نہ دے سکیں۔ تو ان کے ان اراضیات اور جائدادوں پر بھی قابض ہونے کو بُرا منائیں۔ جو غیر مسلم یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ وہ غیر مسلم جو ان کی جائدادوں پر خود قابض ہو گئے ہیں۔ ہمیں تو چاہیئے تھا کہ اگر یہاں غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائدادیں نہ بھی ہوتیں۔ تو پھر بھی ہم ان راندے ہوئے بھائیوں کو خوش آمدید کہتے اور جوں توں کر کے اپنے ساتھ گھل مل جانے کے لئے خوشی سے تیار رہتے۔ مگر اس کے برخلاف ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔ کہ بعض خودغرض لوگ محض شرارت کے لئے صوبائی تعصب کی آگ بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور حکومت کے لئے پیچیدگیاں پیدا کر رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ پاکستان جیسے نوزائیدہ ملک کی ترقی رک جائے۔ اور وہ اپنے استحکام اور استقلال کی تعمیر میں ناکام رہ جائے۔

ہمیں امید ہے کہ سندھی عوام کی اسلامی ذہنیت ان شرانگیز لوگوں کی کوششوں کو غیر مؤثر بنا دے گی۔ اور فتنہ و فساد کے ہنگامے بپا کر کے وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کے جو ارادے رکھتے ہیں۔ ہم ان ارادوں کو پورا نہیں ہونے دیں گے۔ ہمیں امید واثق ہے۔ کہ ہم اسلامی اخوت کی تعلیم کو اپنا لائحہ عمل بنائیں گے۔ اور ان مساوات کے اصولوں پر کاربند ہوں گے۔ جو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھائے ہیں۔ اور جن کا نمونہ ہم انصار مدینہ کے اس سلوک میں پاتے ہیں۔ جو انہوں نے مکے کے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔

مصریوں کی شکایت

اخبار الاہرام مصر نے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں دوسری عرب حکومتوں پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے جنگ فلسطین میں مصری فوجوں کو تن تنہا چھوڑ دیا ہے۔ اخبار مذکور پوچھتا ہے کہ آخر دوسری عرب فوجیں کیوں خاموش کھڑی تماشہ دیکھ رہی ہیں؟

واقعی یہ صورت حالات نہایت افسوسناک ہے۔ اس کی وجہ محض عربوں کی باہمی ناچاکی اور اختلاف رائے ہے جو بدقسمتی سے ایسے نازک وقت میں ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ تمام فلسطین کی عرب حکومت کے قیام کے ساتھ یہ خبریں بھی آنا شروع ہو گئیں تھیں کہ شاہ عبداللہ عرب لیگ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس کو اپنے مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ اپنے مفاد کا خطرناک خیال ہی ہے جو درحقیقت یہودیوں کی نجب اور شمالی فلسطین میں کامیابیوں کا باعث ہو رہا ہے جہاں تک ہم نے غور کیا ہے ہمیں یہی سمجھ میں آتا ہے۔ کہ دوسری عرب اقوام شاید مصر کی لیڈری کو رقابت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اور سمجھتی ہیں کہ فلسطین میں مصر اپنا اثر جمانا چاہتا ہے۔ اگر ان کا خیال درست ہے تو واقعی یہ مصر کے لئے بھی باعث فخر نہیں ہے اس نازک گھڑی میں تو چاہیئے تھا کہ تمام اردگرد کے عرب ممالک اپنا نفع و نقصان بھول کر فلسطین کو دشمن کے ہاتھ سے چھڑا کر محفوظ کر لیتے۔ اور یہودیوں کو پیش قدمی کا موقعہ نہ دیتے۔ اور ان کی طاقت کو توڑ کر دم لیتے۔ یہ عذر بھی کہ دوسری عرب قومیں یو۔ این او کے حکم کی تعمیل کے ضمن میں خاموش ہیں قابل پذیرائی نہیں ہے۔ جب یہودی یو۔ این او کے حکم کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ اور اس کے باوجود جنگی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ تو عرب اقوام کو ان کے جارحانہ اقدامات کا جواب دینے سے کوئی عدل و انصاف کی عدالت مانع نہیں ہو سکتی اگر عربوں کے باہمی تنازعات کا چند روز یہی عالم رہا۔ تو یقیناً فلسطین ہی ان کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے نہیں نکل جائے گا۔ بلکہ ریاست اسرائیل تمام اسلامی دنیا کے لئے خطرہ عظیم بن جائے گی۔

اس وقت دنیا کی تمام غیر مسلم قومیں کوشاں ہیں کہ اسلامی ممالک ایک سلک اتحاد میں منسلک نہ ہو سکیں۔ اور وہ انہیں پھاڑ کر ان پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے منصوبے سوچتے رہتے ہیں۔ یقیناً اسلامی تہذیب کی فتح میں جاہلی تہذیبوں کی موت ہے۔ اس لئے الکفر ملة واحدہ کے مصداق اسلامی دنیا کی وحدت سے خوف زدہ ہو کر ایک محاذ بنا رہی ہیں۔ یہودی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ ان کی کامیابی دراصل کفر کے متحدہ محاذ کی کامیابی ہے کیا مسلمان قومیں اس بے پناہ سیلاب کو روکنے کے لئے تیاری کر رہی ہیں؟ چنانچہ دولت مشترکہ کو یہودیوں کا حامی بنانے کے لئے مسٹر مارشل لنڈن تشریف لے گئے ہیں۔ اور یہود کے حامی سوشلسٹوں کا تو یہ بھی مطالبہ ہے۔ کہ پاکستان چونکہ دولت مشترکہ کا رکن ہے۔ اس لئے اسکو بھی اسرائیل کی مخالفت چھوڑ دینی چاہیئے۔ کفر کی ریشہ دوانیاں کہاں تک پہنچ چکی ہیں؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

ادارۂ اقوام متحدہ پر ایک نظر

(از خورشید احمد)

جس طرح پہلی جنگ عظیم کے بعد لوگوں کے قلوب میں قیام امن کی ضرورت کا شدت احساس پیدا ہوا۔ اور اس کے نتیجہ میں لیگ آف نیشنز معرض وجود میں آئی۔ اس طرح جب دوسری جنگ عظیم اپنی ہمہ گیر تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں کے بعد ختم ہوئی تو اقوام عالم نے سمجھا دنیا میں مستقل اور دیرپا امن قائم رکھنے کی ضرورت کو محسوس کیا اور اسی احساس کے نتیجہ میں انجمن اقوام متحدہ کی تشکیل عمل میں آئی۔

جون ۱۹۴۵ء میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں متحدہ اقوام کا ایک منشور مرتب کیا گیا جس میں بین الاقوامی تعلقات کو خوشگوار رکھنے اور عالمگیر امن کے قیام کے لئے متعدد اصول وضع کئے گئے۔ دنیا کی اکیاون ۵۱ قوموں نے اس منشور پر دستخط کر کے اس پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ اس انجمن کے لئے جو طریق کار وضع کیا گیا اس کی رو سے دو بڑی جماعتیں بنائی گئیں۔ (۱) جنرل اسمبلی (۲) سیکیورٹی کونسل (سلامتی کونسل)

جنرل اسمبلی منشور پر دستخط کرنے والی تمام اقوام کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ اور ہر قوم کا ایک ووٹ ہے۔ اسمبلی منشور کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر بین الاقوامی معاملات پر بحث کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن اسے کسی قوم کے خلاف فوجی کارروائی کرنے یا اقتصادی پابندی لگانے کا حق نہیں ہے۔

جنرل اسمبلی کے تمام فیصلے حاضر نمائندوں کی دو تہائی اکثریت سے کئے جاتے ہیں۔

سیکیورٹی کونسل کا مقصد بین الاقوامی جھگڑوں کو پر امن طریق سے نپٹانا ہے۔ اگر کوئی قوم ایسی حرکت کرے جس سے امن عالم ٹوٹ جائے یا امن عالم خطرہ میں پڑ جائے تو اس کونسل کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی طرف سے ضروری کارروائی کرے۔ یہ کونسل ضرورت پڑنے پر فوجی کارروائی بھی کر سکتی ہے۔ اور اقتصادی پابندیاں بھی لگا سکتی ہے۔

سیکیورٹی کونسل میں گیارہ اقوام کے نمائندے ہوتے ہیں جن میں سے پانچ دنیا کی بڑی طاقتوں یعنی برطانیہ، امریکہ، روس، فرانس اور چین کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ یہ ممبر کونسل کے مستقل رکن ہیں۔ باقی چھ رکن دو دو سال کی میعاد کے لئے جنرل اسمبلی منتخب کرتی ہے۔

سکیورٹی کونسل میں کسی امر کا فیصلہ کرنے کے لئے دو امور ضروری قرار دئیے گئے ہیں (۱) کونسل کے کم از کم سات ممبر اس کے حق میں ہوں (۲) پانچوں بڑی طاقتیں اس پر متفق ہوں۔ گویا پانچوں بڑی طاقتوں کے اتفاق رائے اور کم از کم دو دیگر ممبروں کی حمایت کے بغیر کونسل کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔

جنرل اسمبلی کی سہولت کے لئے اور متعدد کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ جب بھی اقوام متحدہ کی انجمن کا کوئی رکن کوئی مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کرنا چاہے تو وہ مسئلہ لازماً پہلے ان کمیٹیوں میں سے کسی ایک کے پاس غور و خوض کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے بعض مسائل ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں ایک سے زیادہ کمیٹیوں کے غور و خوض کے بعد جنرل اسمبلی کے کھلے اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

ایک کمیٹی کا نام اسٹیئرنگ کمیٹی ہے جو جنرل اسمبلی کا ایجنڈا مرتب کرتی ہے اور یہ طے کرتی ہے کہ ایجنڈے کے مسائل پر جنرل اسمبلی کس ترتیب سے یکے بعد دیگرے غور کرے۔

دوسری کمیٹی کا نام سیاسی کمیٹی ہے۔ ایجنڈا منظور ہونے کے بعد اہم سیاسی مسائل اس کمیٹی کے سپرد کر دئیے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ اس پر غور کر کے کسی نتیجے پر پہنچے اور اس نتیجہ کو جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

تیسری کمیٹی قانونی کمیٹی ہے۔ اسمبلی کے سامنے پیش ہونے والے مسائل میں اگر کوئی قانونی سوال پیدا ہو تو وہ اس کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ یہ کمیٹی اس پر غور کر کے اسے اسمبلی کے پاس بھیج دیتی ہے۔

ایک اور کمیٹی کا نام امانتی کمیٹی ہے۔ یہ کمیٹی بین الاقوامی امانتی نظام قائم کرنے اور اس سلسلے میں پیش آنے والے مسائل پر غور کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اقتصادی اور سماجی کمیٹی بھی ہے۔ جو اقتصادی اور سماجی مسائل پر غور کرتی ہے۔ ان تمام کمیٹیوں کا تعلق تو جمعیت اقوام متحدہ کی دو بڑی جماعتوں یعنی جنرل اسمبلی اور سکیورٹی کونسل سے ہے۔ اس کے علاوہ جمعیت اقوام کے تین اور بڑے ادارے بھی ہیں۔ ایک ادارے کا نام اقتصادی اور سماجی کونسل ہے۔ یہ کونسل بین الاقوامی نقطۂ نگاہ سے دنیا کی سماجی۔ تہذیبی۔ تعلیمی اور طبی حالت کا مطالعہ کرتی ہے۔ اور ان کے متعلق جنرل اسمبلی کے سامنے مناسب سفارشات پیش کرتی ہے۔

دوسرے ادارے کا نام امانتی کونسل ہے یہ کونسل ملکوں کے ان باہمی سمجھوتوں کی نگرانی کرتی ہے جو جنرل اسمبلی کی اجازت سے کئے گئے ہوں۔ واضح رہے کہ جنرل اسمبلی کے ماتحت جو اقتصادی اور امانتی کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان کا کام صرف ان مسائل پر غور کرنا ہے جو انجمن کے ممبر وقتاً فوقتاً پیش کریں۔ اس کے برعکس مندرجہ بالا دونوں کونسلیں مستقل اداروں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جو مستقل طور پر متعلقہ مسائل کی چھان بین کرتی ہیں۔

اقوام متحدہ کے ماتحت تیسرا ادارہ بین الاقوامی عدالت ہے جو اقوام متحدہ کا خاص عدالتی ادارہ سمجھا جاتا ہے۔

تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں احمدی دوستوں کو زمین خریدنے کی اجازت نہیں

جماعت احمدیہ اور سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی احمدی دوست تحصیل چنیوٹ (بشمول سب تحصیل لالیاں) ضلع جھنگ میں صدر انجمن احمدیہ کی اجازت کے بغیر زمین نہ خریدیں۔ اس لئے احباب کو اس امر میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ فردی منافع جماعتی منافع پر ہمیشہ قربان کئے جاتے ہیں۔ اور امید ہے کہ مخلصین جماعت پوری طرح اس فیصلہ کی تعمیل کریں گے۔ اگر کوئی دوست کوئی زمین اس علاقہ میں بغیر اجازت خریدیں گے۔ تو ان سے امید کی جائے گی۔ کہ اصل لاگت پر وہ زمین سلسلہ کے پاس فروخت کر دیں۔ اس کے علاوہ جماعتی تاوان بھی ان کے ذمے پڑے گا۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے جو لوگ صدر انجمن احمدیہ سے اجازت لے کر جس کے معنے امور عامہ کی اجازت کے ہیں زمین خریدیں گے ان پر الزام نہ ہوگا۔

نائب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

پتہ مطلوب ہے

(۱) کپتان بشیر محمد خان صاحب محلہ دار العلوم قادیان (۲) اسمٰعیل ولد سرو خان احمدی بابا بکالہ ضلع امرتسر۔ یہ دو صاحب جہاں کہیں ہوں اپنے اپنے ایڈریس اور پتہ سے خاکسار کو اطلاع دیں تاکہ خط و کتابت ہو سکے

خاکسار جمعدار نعمت اللہ خاں پنشنر منہاس راجپوت بگوڑی حال مانسہرہ شہر ڈاکخانہ خاص مکان نمبر ۱۰۱ ضلع ہزارہ پاکستان معرفت مولوی محمد عرفان عرضی نویس کچہری مانسہرہ

وعدوں کا وقت کے اندر ادا ہونا ہی سلسلہ کیلئے مفید ہو سکتا ہے

۱۔ تحریک جدید کا بجٹ جماعت کے ان وعدوں کی بناء پر تیار کیا جاتا ہے۔ جو وہ شروع سال میں اپنے واجب الاطاعت امام کے حضور پیش کرتے ہیں۔

۲۔ یہ بجٹ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی مختلف سکیموں اور قائم شدہ مشنوں کے اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے۔

۳۔ اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہو۔ تو تبلیغ اسلام کو مجوزہ سکیم کے مطابق جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

۴۔ اس لئے آپ کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ آپ کا وعدہ ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر تک ہر حالت میں ادا ہو جائے۔

خاکسار:۔ عبد الرشید قریشی
نائب وکیل المال تحریک جدید

شکریہ احباب و مزید درخواست دعاء

میں ان تمام احباب کی ممنون ہوں جنہوں نے جماعتہائے دکن کی خیر و عافیت کیلئے دعائیں کیں۔ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دشمن کے شر سے ایک بڑی حد تک محفوظ رکھا ہے۔ مگر جو تازہ اطلاعات آئی ہیں ان میں یہ رپورٹ بھی ہے کہ جناب غلام قادر مشرق صاحب اور غلام حسین صاحب کے مکان و دکان ہندوستانی فوجی لٹیروں کی شہ پر لوٹے گئے اور میرے والد صاحب قبلہ عبد اللہ الہ دین صاحب کا کارخانہ جو ان کے مکان سے ملحق تھا لوٹا گیا۔ احباب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دشمن کے مزید شر سے مامون و محفوظ رکھے اور ملک میں امن کی صورت پیدا کر دے آمین نیز یہ بھی درخواست ہے کہ میری والدہ محترمہ کو جو عرصہ سے انگزیما میں مبتلا ہیں۔ صحت عطا فرمائے۔ آمین

ز ینب حسن

کینیا کالونی کی لیجسلیٹو کونسل میں مسلمانوں کی پوزیشن

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ)

ایک عرصہ سے کینیا کالونی کے مسلمانوں میں اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہو چکا تھا کہ انہیں جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائے۔ کینیا لیجسلیٹو کونسل میں کل پانچ انڈین ممبر ہیں۔ اگرچہ بالعموم ان میں سے دو مسلمان ممبر ہوتے ہیں اور تین ہندو۔ لیکن چونکہ ہر ایک انڈین کو دو ووٹ دینے کا حق ہے کینیا کالونی میں غیر مسلموں کی یوں بھی اکثریت ہے۔ اس وجہ سے جو مسلمان ممبر منتخب ہوتے تھے ان میں سے ایک آدھ ضرور ہندووانہ پالیسی کا حامی ہوتا اور پاکستان و ہندوستان کی تقسیم کی وجہ سے اس ملک میں مسلم اور غیر مسلم سوال بڑی تیزی اور شدت سے حالات کو مخدوش کر رہا ہے۔ مسلمانوں نے آئندہ کے خطرات کو دیکھتے ہوئے اس بات کو محسوس کیا کہ کوئی ایسا بندوبست کیا جائے کہ ایک تو مسلم سیٹیں ریزرو ہو جائیں خواہ پانچ میں سے دو ہی ہوں۔ تا کسی وقت ایسا نہ ہو کہ ایسٹ افریقن کانگرس جو ہندووانہ پالیسی کی حامی اور غیر مسلموں کی اکثریت پر مشتمل جماعت ہے مسلمانوں میں کچھ افتراق پیدا کر کے ساری کی ساری ہی سیٹوں پر قبضہ کر لے یا ایسے مسلمانوں کے قبضہ میں یہ سیٹیں نہ جائیں جو ہندو نواز ہوں۔ مسلمانوں کا یہ خطرہ نیروبی میونسپلٹی کے گذشتہ انتخابات کی وجہ سے درست بھی تھا جب کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے معاہدہ کے باوجود ان کی مقررہ سیٹیں انہیں نہ دی گئیں۔ اور اپنی اکثریت کے بل بوتے مسلمانوں کو باوجود معاہدہ کے ان کے جائز حق سے محروم کر دیا۔ اور ان کی مطلوبہ پوری سیٹیں ان کو نیروبی میونسپلٹی میں نہ مل سکیں۔

ہندو مسلم مناقشت اور گذشتہ تجربہ اور دیگر سیاسی حالات کے پیش نظر مسلمان اس بات کے لئے مجبور ہو گیا کہ وہ حکومت سے درخواست کرے کہ ان کے لئے جداگانہ انتخاب کا بندوبست کیا جائے۔ نیروبی سنٹرل مسلم ایسوسی ایشن نے اس سلسلہ میں کینیا کے گورنر سے درخواست کی مسلمانوں کے وفد نے صاحب موصوف سے ایک آدھ ملاقات بھی کی۔ مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ چنانچہ اس سال کے انتخابات قریب آ رہے تھے۔ اور کینیا لیجسلیٹو کونسل کی سابقہ میعاد ختم ہونے میں تھوڑا وقت تھا۔ سنٹرل مسلم ایسوسی ایشن نے پھر اس سوال کو اٹھایا۔ گورنر صاحب بہادر نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے چند ایک نمائندوں کو ممباسہ میں آنے کی دعوت دی تا اس معاملہ کے متعلق کوئی تصفیہ یا حل سوچا جا سکے۔ اصولی طور پر اور جمہوری اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنر صاحب موصوف اس بات کے حق میں نہ تھے کہ جداگانہ انتخاب کے حق کو تسلیم کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ان خطرات سے بھی آگاہ تھے جن کی بناء پر کینیا کے مسلمان گھبراہٹ محسوس کر رہے تھے اور اپنے سیاسی مستقبل کو مخلوط انتخاب کی موجودگی میں قطعی طور پر غیر روشن دیکھ رہے تھے۔ نیز حکومت اس بات کو محسوس کر رہی تھی کہ اگر بہت جلد اس مسئلہ کا حل نہ نکالا گیا تو ہندو مسلم فسادات اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کے شروع ہونے کا بھی خطرناک اندیشہ ہے۔

ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کے نمائندوں سے گفتگو کرنے کے بعد گورنر صاحب نے دو تجویزیں پیش کیں۔ اور مسلم وفد کے لیڈر ڈاکٹر محمد علی رانا اور مسٹر پٹیل لیڈر ہندو ڈیپوٹیشن کو ممباسہ کانفرنس میں جو گفتگو ہوئی اس کے پیش نظر لکھ کر بھیجیں کہ وہ اپنی اپنی کمیونٹی سے اس بارے میں مزید گفتگو کر کے دوبارہ گورنر صاحب کو اطلاع دیں۔ نیروبی میں یہ کانفرنس رکھی گئی۔ اور اس کانفرنس سے قبل ہر دو لیڈروں نے اپنی اپنی کمیونٹی سے اس بارے میں استصواب کیا۔ ہندو نمائندے تو شروع دن سے ہی اس بات کے سخت مخالف ہیں کہ جداگانہ حق انتخاب کو بطور اصول تسلیم کیا جائے۔ ان کے نزدیک ہندو مسلم سوال حکومت کا پیدا کردہ ہے اس اختلاف سے حکومت فائدہ اٹھانا چاہتی ہے مسلم کمیونٹی کو پہلے بھی دو جگہیں کونسل میں ملتی تھیں اب بھی دو ہی ملیں گی لیکن انڈین کمیونٹی میں یک جہتی نہ رہے گی۔ اگر حکومت چاہتی ہی ہے کہ جداگانہ انتخاب ہو تو پھر مسلم غیر مسلم کے اصول پر نہیں بلکہ پاکستان و ہندوستان کے باشندوں کو الگ الگ سیٹیں دی جائیں۔ مسلمان جیسا کہ میں قبل ازیں لکھ چکا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ انہیں دو ہی جگہیں کونسل میں ملیں گی۔ نیروبی میونسپلٹی کے انتخاب کے معاملہ کی وجہ سے خاص طور پر اور کونسل کے گذشتہ انتخاب میں ایک ایسے مسلمان کو جسے صرف ہندوؤں کی امداد حاصل تھی اور مسلمانوں کی طرف سے بہت کم ہندو اکثریت کی وجہ سے وہ کونسل میں چلا گیا ان حالات کے پیش نظر مسلم حقوق اور مسلم سیاسیات کا مستقبل محفوظ نہیں جب تک مسلمانوں کی اکثریت اپنے نمائندوں کو خود انتخاب نہ کرے۔ اور یہ مقصد جداگانہ انتخاب کی صورت میں ہی مسلمانوں کو حاصل ہو سکتا ہے۔

ممباسہ کانفرنس کے بعد گورنر کینیا کالونی نے مندرجہ ذیل دو تجویزیں پیش کیں۔ اور ان تجویزوں کو پیش کرتے ہوئے واضح الفاظ میں اس اس بات کو ظاہر کر دیا کہ اصولی طور پر جداگانہ انتخاب کے حق میں وہ نہیں ہیں اور نہ ہی اس طریق کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن مسلم حقوق کی حفاظت بھی از روئے انصاف وہ چاہتے ہیں اس لئے یا تو (۱) مسلمانوں کے نمائندوں کو کینیا کے گورنر صاحب نامزد کیا کریں اور یہ نمائندے مسلم حقوق کی حفاظت کریں۔ اور کونسل میں مسلم مفاد کی خاص طور پر نگرانی کریں۔

(۲) نیروبی کے حلقہ کے لئے وہی مسلمان انتخاب کے لئے کھڑا ہو جسے سنٹرل ایسوسی ایشن نیروبی ٹکٹ دے اور ساحلی علاقہ ممباسہ سے وہی مسلمان کھڑا ہو جسے ممباسہ مسلم ایسوسی ایشن ٹکٹ دے۔ اور ان نمائندوں کے حق میں ووٹ دیئے جائیں۔

مقامی کانگرس جو ہندووانہ ڈی ہے کی طرف سے ان تجاویز کی بھی مخالفت ہوئی۔ حالانکہ اصولی طور پر گورنر صاحب نے یہ واضح کر دیا تھا کہ جداگانہ انتخاب کے اصول کو وہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مسلمانوں نے ان تجاویز پر غور کرنے کے لئے نیروبی اور ممباسہ میں پبلک جلسے کئے۔ اور تمام صورت حالات سے عوام کو واقف کیا کہ نئے انتخاب کے لئے گورنر صاحب مسلم نمائندے نامزد کر لیں۔ لیکن انہیں جداگانہ انتخاب کے حق کو تسلیم کرنا چاہیئے نامزدگی کی تجویز کے متعلق گورنر صاحب نے اپنے خط میں یہ بات بھی واضح کی تھی کہ وہ ذاتی طور پر اس تجویز کو پسند نہیں کرتے۔ حسن اتفاق سے ممباسہ کے پبلک جلسہ میں جب ڈاکٹر محمد علی رانا نے اس ساری بات کو پیش کیا اور پچھلی خط و کتابت بھی پبلک کے سامنے رکھی تو خاکسار بھی اس جلسہ میں شریک تھا۔ عام رجحان پبلک کا اس طرف تھا کہ اول تو بائیکاٹ کیا جائے۔ اور اگر بائیکاٹ نہ کیا جائے تو نیروبی کے فیصلہ کے مطابق گورنر صاحب نامزدگی کر دیں۔ میں نے چونکہ اس معاملہ کے متعلق ساری خط و کتابت جو گورنر صاحب سے ہوئی تھی خود پڑھی ہوئی تھی اور بہت سے حالات کا مجھے علم تھا جو ممباسہ کانفرنس میں گورنر صاحب کی موجودگی میں گذرے مسلمانان ممباسہ کو خاکسار نے یہی مشورہ دیا کہ بائیکاٹ کا اصول غلط ہے اس سے ہمیں [illegible] حق نمائندگی [illegible] حاصل ہے اور ہم اپنی آواز اٹھا سکتے ہیں اسے خود ضائع کر دیں گے۔ نامزدگی کی تجویز اگرچہ نیروبی کے مسلمانوں نے قبول کی ہے۔ لیکن میرے نزدیک انہوں نے پورا غور نہیں کیا۔ اس وقت مشرقی افریقہ کے ہر سہ علاقوں یعنی یوگنڈا۔ ٹانگانیکا اور کینیا کالونی میں سے صرف کینیا کے لوگوں کو انتخابات کا حق دیا گیا ہے۔ باقی دونوں علاقوں میں گورنرز نامزدگی کرتے ہیں وہاں افریقن انڈین اور یورپین آئے دن مظاہرے کرتے رہتے ہیں کہ نامزدگی کے اصول کو ترک کر کے انتخابات کے اصول کو جاری کر کے جمہوریت کو قائم کیا جائے۔ لیکن آپ لوگوں کو جمہوریت کے اصول کے مطابق حق انتخاب حاصل ہے آپ ایک قدم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنے کا مطالبہ کرتے ہیں جو کسی طرح بھی عقلمندی و دانائی کا قدم نہ ہوگا۔ نیز اگر حکومت نامزدگی کرے گی تو اس میں اور بھی کئی ایک قباحتیں ہوں گی جو آپ معمولی سے غور سے سمجھ سکتے ہیں۔ حکومت کے مدنظر سب سے اول اس کا اپنا مفاد ہوگا۔ اور نامزد شدہ ممبر یہی سمجھے گا کہ مجھے عام پبلک کے حقوق کی نگرانی کی فکر کیوں ہے مجھے کب انہوں نے انتخاب کر کے بھیجا ہے بلکہ ان کے پاس گیا۔ وہ اس حالت میں حکومت کے مفاد کو مقدم کر کے پبلک کے مفاد کو قربان کر دے گا۔ یہ ساری بات اس وضاحت سے مسلمانوں کو سمجھائی گئی کہ انہوں نے ساری اکثریت سے نامزدگی کی تجویز کو رد کر کے دوسری تجویز منظور کر لی جس میں دو فائدے تھے۔ ایک تو انتخاب کا مقابلہ قائم رہتا ہے۔ اور اگرچہ مخلوط انتخاب کے امور کو قائم رکھا گیا ہے۔ لیکن سنٹرل مسلم ایسوسی ایشن نیروبی اور مسلم ایسوسی ایشن ممباسہ کی ٹکٹ پر جو کھڑا ہوگا اسے ہی ووٹ دیئے جا سکیں گے جہاں تک اس طریق سے جمہوریت کا اصول قائم رہتا ہے وہاں مسلمانوں کا اصل مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے کہ ان کا منتخب نمائندہ کونسل میں وہی جا سکے کیونکہ ہر دو مسلم ایسوسی ایشنز مسلم اکثریت [illegible] اس لئے جن نمائندوں کو ٹکٹ ملے گا وہی کونسل کے لئے کھڑے ہو سکیں گے۔ چنانچہ ممباسہ کے مسلمانوں نے اس وضاحت کے بعد اس تجویز کے حق میں فیصلہ کیا۔

نیروبی میں گورنر صاحب نے جو کانفرنس شروع سال میں ہر دو کمیونٹی کے لیڈروں سے ان تجاویز کے بارے میں ان کی جماعتوں کے خیالات سننے کے لئے بلائی۔ اس میں یہی فیصلہ کیا گیا کہ ہر دو مسلم ایسوسی ایشنز کی ٹکٹ پر نمائندے کھڑے ہوں۔ چنانچہ مسلمانوں کے لئے یہ فیصلہ کی حد تک اطمینان کا موجب ہوا۔ لیکن ہندو پریس اور کمیونٹی و کانگرس نے اس کے خلاف بہت شور مچایا۔

گورنر صاحب نے چونکہ اس فیصلہ کی رو سے [illegible] تبدیلی

قانون کی بعض دفعات میں کرنے کے لئے کونسل کا اجلاس بلایا۔ اور اس میں یہ تبدیلی منظور کر دی گئی ہندو دو ممبروں اور ایک مسلمان ممبر جو ان کی حمایت سے کونسل میں آیا تھا واک آوٹ کر گئے اور بوقت رائے شماری کونسل میں نہ شامل ہو کر بائیکاٹ کیا۔ یہ کونسل کا آخری اجلاس تھا۔ اور اس کے بعد نئے انتخابات ہونے تھے۔

چنانچہ گذشتہ دو ماہ میں یورپین انڈین نمائندوں کے انتخابات کا ہنگامہ کینیا کالونی میں رہا۔ سب سے زیادہ دلچسپ بات جو اس انتخاب میں نظر آئی وہ مسلم کمیونٹی کا اتحاد و اتفاق تھا جو مقامی کانگرس کے لئے غالباً صدمہ کا باعث ہوا۔ لیکن حکومت پر اچھا اثر پڑا۔ مسلمانوں نے اپنے جلسوں میں بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کر لیا کہ نیروبی کے حلقہ سے اور ممباسہ کے حلقہ سے ایک ایک ہی مسلم نمائندہ کھڑا کیا جائے چنانچہ ممباسہ سے ڈاکٹر محمد علی رانا اور نیروبی سے مسٹر ابراہیم کھڑے ہوئے اور بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے۔ مسلم کمیونٹی کا بے اندازہ خرچ جو سابقہ حالات کے پیش نظر یقینی تھا بچ گیا۔ قومی اتحاد کا رعب پڑا اور نمائندے جو منتخب ہوئے وہ بھی بلانک دشبہ سمجھدار اور قابل۔ برعکس اس کے کانگرس کی طرف سے جو ہندو کھڑے ہوئے ان کے مقابلہ میں دوسرے ہندو اور سکھ بھی کھڑے ہوئے۔ ایک دوسرے کے خلاف کافی خرچ کیا۔ اشتہار بازی اور لے دے بھی کی۔ وگرچہ کانگرس کے نمائندے ہی کامیاب ہوئے لیکن ان کے اس افتراق نے نہ صرف خود ہندوؤں کے ایک طبقہ میں بلکہ سکھوں میں بھی کسی حد تک جذبات عنبریت پیدا کئے اور مالی بار بھی اٹھانا پڑا۔ اس اختلاف و جھگڑے کو مٹانے کے لئے حال ہی میں مسٹر مکھن سنگھ نے روزہ رکھا۔ آخر ساتویں دن ایسٹ افریقن انڈین کانگرس اور بعض دوسری ہندو اور سکھ ایسوسی ایشنز نے باہمی اتحاد کا یقین دلایا۔ جس پر مسٹر مکھن سنگھ نے روزہ کھولا۔

اب کینیا کی نئی کونسل کے سارے نمائندے منتخب ہو کر باقاعدہ ان کی ممبری کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس سال نے ایک نئی بات کینیا کی کونسل میں یہ ہوئی کہ غیر سرکاری نمائندوں کی مجارٹی اور اکثریت ہو گئی۔ اور سرکاری نمائندے اقلیت میں۔ اس سے قبل یعنی گذشتہ سال تک سرکاری نمائندوں کی اکثریت تھی۔ اور غیر سرکاری نمائندے اقلیت میں تھے۔ اس کے خلاف بھی مقامی یورپین و انڈین شور مچاتے رہتے تھے۔ چنانچہ جمہوریت کی طرف کینیا لیجسلیٹو کونسل نے ایک اور قدم بڑھایا۔ اور غیر سرکاری نمائندوں کو اکثریت میں کر دیا گیا۔ ان غیر سرکاری نمائندوں نے جن میں عرب۔ افریقن۔ یورپین اور انڈین شامل ہیں اپنی الگ ایک ایسوسی ایشن بنائی ہے تا مشترکہ امور کیلئے مل کر کونسل میں آواز اٹھائی جائے۔ اور ٹھوس اور مفید رنگ میں پبلک کے لئے نتائج ظاہر ہوں۔

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے جماعتوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ نظارت علیا کی طرف سے صرف پریذیڈنٹوں، سیکرٹریوں، امین، محاسب اور آڈیٹر کی منظوری دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ باقی عہدیداروں کی منظوری ان کو براہ راست متعلقہ دفاتر سے حاصل کرنی چاہیئے۔ مثلاً محصلین کی بیت المال سے امام الصلوٰۃ کی تعلیم و تربیت سے قاضی کی ناظم صاحب دار القضاء سے۔ سیکرٹریوں کے نائب جماعت خود مقرر کر سکتی ہے مرکز سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں صرف اطلاع دے دینا کافی ہے (ناظر اعلیٰ)

سیریل نمبر	نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
۱۹۰	چک ۱۶۷ جنوبی سرگودھا	پریزیڈنٹ	ماسٹر علی اکبر خان صاحب
		سیکرٹری امور عامہ	״
		״ تعلیم و تربیت	״
		״ تبلیغ	منشی عبد الغنی صاحب
		״ مال	״
		״ وصایا	״
		آڈیٹر	چوہدری سلطان احمد صاحب نمبردار چک [illegible] جنوبی
		امین	منشی عبد الغنی صاحب
۱۹۱	گوجرانوالہ	جنرل سیکرٹری	خواجہ محمد شریف صاحب
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب فاضل
		״ مال	قاضی محمد شفیع صاحب
۱۹۲	چک جھمرہ (لائل پور)	پریزیڈنٹ	صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب ایجنٹ برما شل کمپنی چک جھمرا
		سیکرٹری امور عامہ	״
		״ مال	چوہدری محبوب الٰہی صاحب ٹھیکیدار بی ای ٹی
		امین	چوہدری ولی محمد صاحب کمیشن ایجنٹ چک جھمرا
		سیکرٹری تبلیغ	مولوی عبد الغنی صاحب مولوی فاضل عربک ٹیچر
		״ تعلیم و تربیت	״
۱۹۳	چک ۳۸۸ G.B (لائلپور)	پریزیڈنٹ	چوہدری ننھے خان صاحب
		سیکرٹری مال	چوہدری غلام بھیک صاحب
		״ تعلیم و تربیت	״ فضل محمد صاحب
		״ تبلیغ	״ خداداد خان صاحب
		״ امور عامہ	״ ننھے خان صاحب
		امین	״ سردار محمد صاحب
۱۹۴	تاندلیانوالہ	پریزیڈنٹ	شیخ عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ
		سیکرٹری مال	سید فخر الاسلام صاحب اوورسیئر نہر
		״ امور عامہ	شیخ عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار
		״ تعلیم و تربیت	״ ״ ״ ״
		״ تبلیغ	سید فخر الاسلام صاحب اوورسیئر نہر
		امین	شیخ عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار
۱۹۵	چک ۱۰۸ تلونڈی ڈاکخانہ جھمرا ضلع لائل پور	پریزیڈنٹ	چوہدری نور احمد صاحب
		سیکرٹری تبلیغ	״
		״ تعلیم و تربیت	״
		سیکرٹری مال	چوہدری فضل الدین صاحب
		״ امور عامہ	״
۱۹۶	چک ۳۸ G.B بھڑتیہ (لائلپور)	پریزیڈنٹ	ڈاکٹر چوہدری محمد شریف صاحب
		سیکرٹری مال	״ ״
		״ امور عامہ	״ ״
		״ تبلیغ	میاں غلام محمد صاحب
		״ تعلیم و تربیت	״ ״

صدر آزاد کشمیر کا لائل پور میں استقبال

سردار محمد ابراہیم خانصاحب صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ کل بارہ بجے لائلپور تشریف فرما ہوئے۔ عوام نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ نصف میل تک سڑک پر تربیت یافتہ طلباء دو رویہ کھڑے تھے ان کے چہروں سے مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ خاکی وردی ان کے جسموں پر بھلی معلوم ہوتی تھی۔ سرکٹ ہاؤس کے دروازے پر معززین اور افسران ضلع نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ طلباء کی ایک جمعیت نے آپ کو سلامی دی۔

سردار صاحب کا تمام معززین شہر سے تعارف کرا دیا گیا۔ سردار صاحب موصوف طلباء کے اس مظاہرے سے بہت متاثر ہوئے۔ آفتاب احمد صاحب قریشی اور شیخ غلام قادر صاحب چیف آرگنائزر کشمیر مسلم کانفرنس آپ کے ہمراہ تھے

درخواست ہائے دعاء

شیخ نور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم۔ ای سنڈیکیٹ کی والدہ محترمہ چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب احمدی ٹھیکیدار محکمہ پی ڈبلیو ڈی ریاست جموں حال لاہور بعارضہ بخار ملیریا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ خاکسار محمد اسماعیل ہیڈ کلرک کشمیر سٹیٹ پراپرٹی سید مٹھا بازار لاہور

تلاش } میرے مبلغ روپے ۱۴ نومبر کو چنیوٹ گم ہو گئے تھے اور پندرہ روپے لاہور اگر کسی دوست کو ملے ہوں یا ان کا علم ہو تو براہ نوازش خاکسار مطلع فرمائیں۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

۱۸ سالہ لڑکے کو سزائے موت

پیرس یکم نومبر۔ ایک ۱۸ سالہ فرانسیسی لڑکے کو پیرس کی ایک عدالت نے ۱۶ سال کی عمر میں ایک قتل کرنے کے سلسلے میں سزائے موت کا حکم دیا ہے۔ اس پر دو سالمز کے قریب ایک فیکٹری کے چوکیدار کو قتل کرنے کا الزام تھا استغاثہ کا بیان ہے۔ کہ اس نے چوکیدار سے دوستی کرنے کے بعد اس پر اچانک حملہ کر کے اُسے ہلاک کر دیا اور اسے ہلاک کرنے کے بعد تجوری کے خزانہ سے ۹۰ ہزار فرانک لیکر باہر آیا جب واپسی پر اس نے دیکھا کہ چوکیدار میں رمق حیات باقی ہے تو اس نے اس کی آنکھ میں خنجر گھونپ دیا۔ (اے۔ پی)

بدگو اسیروں کا تبادلہ مکمل ہو جائیگا۔ ڈاکٹر قریشی بھی پاکستان پہنچ جائینگے

دہلی یکم نومبر۔ تین نومبر کو ۱۸۰ مسلمان قیدیوں کا تبادلہ دونوں مملکتوں کے درمیان قیدیوں کے تبادلہ کا کام مکمل کر دے گا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ چودہ غیر مسلم قیدی جن کے نام فہرست میں درج تھے۔ جو تبادلہ کے لئے فیروزپور نہیں پہنچائے گئے تھے۔ عام قیدی ہیں۔ ان میں سے چار دوہ ہو چکے ہیں چھ ہندوستان جانا نہیں چاہتے ایک مر چکا ہے۔ دو سخت بیمار ہیں اور ایک کے متعلق کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ شکارپور کالونی بم کیس اور سندھ کیس کے ملزمان اب لاہور میں ہیں اور پاکستان کی طرف سے تبادلہ کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ ہندوستان سے آنے والے قیدیوں میں ڈاکٹر قریشی بھی ہیں جن کو گذشتہ فسادات میں ڈاکٹر جوشی کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت دی گئی تھی

کوئٹہ میں جعلی راشن کارڈوں کے خلاف مہم

کوئٹہ ۲۸ نومبر۔ سٹی مسلم لیگ کوئٹہ نے شہر میں جعلی راشن کارڈ برآمد کرنے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے۔

اندازہ ہے کہ اس وقت کوئٹہ کی آبادی ۶۰ ہزار کے قریب ہے۔ جب کہ جاری شدہ راشن کارڈوں کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار ہے۔ (اسٹار)

امریکہ میں اشتمالی جاسوسوں کی تلاش

نیویارک ۳۰ نومبر۔ واشنگٹن میں اشتمالی سرگرمیوں کے متعلق قیمتی خفیہ ثبوت فراہم کرنے کی پیشکش کرنے کے بعد مسٹر لیسلی جونس نامی ایک ۵۰ سالہ انگریز امریکہ میں سرخ جاسوسوں کی تلاش کے سلسلہ میں روشنی میں آیا ہے۔ مسٹر جونس کا دعویٰ ہے کہ وہ کمیونسٹ انٹرنیشنل کا سابق بین الاقوامی ناظم ہے۔ جیکا بیٹا کو امریکہ میں ایک گشتی جیل خانہ میں اس نے درخواست کی ہے کہ امریکہ میں متعدد دوسرے اعلیٰ مرتبہ کے اشتمالی ایجنٹوں کے متعلق تصدیق کرنے کے لئے واشنگٹن میں اس کے بیان کی سماعت کی جائے۔ اس نے کہا کہ "میری اطلاعات تو کسمرمایہ سے تعلق رکھنے والے سرخ عناصر کا پردہ چاک کر دے گی"۔

داخلہ کی نگرانی کرنے والے افسر مسٹر موٹس اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ گشتی جیلخانے میں اس سے سوالات کرنے کے بعد اسے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ روزانہ داخلہ کی نگرانی کرنے والے افسر مسٹر ولیم جی مِنز کو اطلاع دیا کرے۔ جاسوسوں کے خلاف سماعت اب بند کر دی گئی ہے۔ اب تک اس سلسلہ میں جو ثبوت فراہم ہوا ہے ایک پالیسی کمیٹی اس کا جائزہ لیگی۔ حال ہی میں یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ اشتمالی جاسوسوں کا ایک حلقہ ابھی تک واشنگٹن میں سرگرم کار ہے۔ (اسٹار)

امریکی فوجیں تیزی کے ساتھ چین روانہ کر دیگئیں

ایک بندرگاہ پر اشتراکی قبضے کو روکنے کی کوشش

پیکنگ یکم نومبر۔ شمالی چین کی بندرگاہ سنگ تاؤ امریکہ کی کا تزویتی مقام ہے۔ بندرگاہ پر آج کل توپیں نصب کی جا رہی ہیں اور امریکی نیوی کے قریباً دس ہزار سپاہی امریکہ کے مفاد کو کسی قسم کے خطرے سے محفوظ رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ اس دوران میں مکڈن پر اشتراکی قبضے کی وجہ سے چیانگ کائی شک کے لئے امریکی امداد میں عجلت کی جا رہی ہے۔ واشنگٹن کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جو ہتھیار اور اسلحہ دسمبر میں روانہ کئے جانے تھے۔ وہ دو ہفتے کے اندر اندر روانہ کر دیئے جائیں گے۔

مکڈن پر اشتراکی قبضے کی وجہ سے چین کی حکومت کو سب سے بڑی شکست ہوئی ہے۔ بعض خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جنرل چیانگ کائی شک کے ۲ لاکھ ہزار سپاہی دو ہفتے کے اندر اندر مارے گئے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ اشتراکی فوجوں نے بہت کافی سامان اور اسلحہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یہ اسلحہ مکڈن کے اردگرد کے علاقے سے ان کے ہاتھ لگا ہے اب وہ اس اسلحہ کو اپنی فوجوں میں نئے حملے کے لئے تقسیم کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جنرل چیانگ کائی شک کی فوجیں اب دیوار چین کے پاس دفاع کے لئے مجتمع ہو رہی ہیں۔ (اسٹار)

یمن اور شام میں دوستی کا معاہدہ

دمشق یکم نومبر۔ یمن اور شام کے نمائندوں کے درمیان دوستی کے معاہدہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے اور خیال ہے کہ اس معاہدہ پر جلد ہی دستخط ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

"بیروت" آزاد بندرگاہ

بغداد یکم نومبر۔ حکومت عراق کو لبنانی حکام کی جانب سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق کی تجارتی فرموں کو بیروت کی بندرگاہ استعمال کرنے کی پوری اجازت دیدی گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق بیروت کا بندرگاہ عراقی تاجروں کے لئے آزاد علاقہ سمجھا جائیگا۔ (اسٹار)

لارڈ موران کو اعزازی ڈگری

بغداد یکم نومبر۔ عراق کے طبی کالج کے ڈین ڈاکٹر ہاشم الوطری نے طبیبوں کے شاہی کالج کے صدر لارڈ موران کو اطلاع دی ہے۔ کہ آئندہ ماہ جب وہ بغداد آئینگے۔ تو انہیں عراقی کالج کی جانب سے طب کی ایک اعزازی ڈگری دی جائے گی (اسٹار)

دریائے فرات کے پانی کی اسکیم

دمشق یکم نومبر۔ دریائے فرات کا پانی الیپو پہنچانے کے لئے غیر ملکی کمپنیاں ٹھیکہ حاصل کرنے میں مقابلہ کر رہی ہیں۔ دمشق میں چار کمپنیوں کے ریجنٹ ٹنڈر داخل کرنے کے خواہاں ہیں (اسٹار)

جنوبی افریقہ مالی دشواریوں میں

جوہینسبرگ ۲۸ نومبر۔ جنوبی افریقہ کو بڑی ترقی کی اسکیموں کے لئے نیویارک میں قرضہ حاصل کرنے میں بہت دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ کیونکہ لندن اب روپیہ لگانے کا وسیلہ نہیں رہا ہے۔ جنوبی افریقہ کے ٹرانسوال کے وزیر مسٹر پال سائر نے ان دشواریوں پر زور دیا ہے۔ جب کہ انہوں نے یہ بیان کیا۔ کہ نئی کانیں لگانے کی بہت سی درخواستوں پر جنوبی افریقہ کیوں عمل کر سکا۔ (اسٹار)

مارشل ٹیٹو ہنگری کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کر لینگے

بلغراد ۳۱ نومبر۔ یوگوسلاویہ اور ہنگری کے درمیان سفارتی تعلقات بہت زیادہ خراب ہو گئے ہیں۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مارشل ٹیٹو غالباً یہ فیصلہ کریں گے۔ کہ ہنگری میں اپنے سفارتخانے کو بند کر دیں۔ اور تعلقات منقطع کر دیں۔ مارشل ٹیٹو نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ بوڈاپسٹ میں ان کے نمائندوں پر پولیس کے ذریعے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ یہ دباؤ اس لئے ڈالا جاتا ہے کہ ان کو تنگ کر کے مارشل ٹیٹو سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اور کمنفارم کی حمائیت کرنے کیلئے رضامند کیا جائے۔

جو نمائندے ان کے اس دباؤ میں نہیں آتے۔ ان کو ہنگری سے نکلنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ سفارتی تعلقات ابھی سے درحقیقت منقطع ہو چکے ہیں۔ ایک افسر نے کمنفارم کی حمائیت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اپنے عہدے کا استعفیٰ دیدیا ہے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۔۔۔ ہنگری میں یوگوسلاویہ کا ناظم الامور تھا اس کے نام سے بوڈاپسٹ کے ایک اخبار میں مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں یوگوسلاویہ کی حکومت پر اعتراضات کئے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ وہ کٹر قسم کے اشتراکیوں کو بے جا طور پر اپنے ملک میں تنگ کر رہی ہے اور مشرقی ممالک کی اشتراکی جماعتوں میں منافرت کا بیج ... حکومت نے جب اس کے استعفیٰ کی خبر کو سنا تو اس پر غبن کے الزامات لگائے۔

بلغراد کے اخبارات بہت گرمجوشی کے ساتھ ہنگری کی مذمت کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ سفیروں کے ساتھ بہت برا سلوک کر رہی ہے۔ اس قسم کا سلوک امن اور جمہوریت کے اصولوں کے بالکل منافی ہے (اسٹار)

برطانیہ میں موٹروں کی نمائش

لندن یکم نومبر۔ اس سال برطانوی موٹروں کی نمائش میں پاکستانی اور ہندی خریداروں کو نمایاں حیثیت حاصل رہی۔

اگرچہ ابھی تفصیلات انجمن کے علاوہ کسی اور فرم نے اعداد و شمار شائع نہیں کئے ہیں۔ لیکن اندازہ ہے کہ گذشتہ بدھ کو نمائش شروع ہونے کے بعد سے غیر ملکی خریدار ۳۰ لاکھ پونڈ کے حساب سے روزانہ خریداری کر رہے ہیں۔ اور بعض صنعت کاروں کا کہنا ہے۔ کہ وہ آرڈروں سے اٹ گئے ہیں۔

جو برطانوی باشندے موٹر خریدنے کی حیثیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کل نمائش دیکھنے والوں کی تعداد کا ریکارڈ توڑ دیا۔ کل ۷۰ ہزار نفوس نمائش گاہ میں جمع ہوئے۔ جو قبل از جنگ کے ایک دن کے ریکارڈ سے دگنی تعداد ہے۔ (اسٹار)

محرم کے موقعہ پر چینی کی مقدار میں اضافہ

لاہور ۔۔ نومبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ محرم کے لئے سبیلوں اداروں کو چینی کا حصہ کوٹا دیا جائے۔ چینی کی مقدار وہی ہوگی جو پچھلے سال دی گئی تھی۔

کیش میمو طلب کیجئے

لاہور ۲ نومبر۔ پاکستان کے شہر یوں میں عوام کے مفاد کے تحفظ کی خاطر ڈپو داروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ڈپوؤں پر ایسے بورڈ شائع جن پر لکھا ہو۔

"کیش میمو طلب کرنے پر دیا جائیگا اگر قیمت کے متعلق شک ہو تو کیش میمو طلب کیجئے۔"

پاکستان میں پیراشوٹوں کی درآمد

لاہور ۲ نومبر۔ ہندوستان کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سوتی کے علاوہ دوسرے پیراشوٹوں کے مکمل ٹکڑے (کلیاں) برآمد کے لائسنس کی پابندیوں کے بغیر پاکستان بھیجنے کی اجازت دی جائے تاکہ دوکاندار اپنے بیعے کے طے شدہ سودے چکا سکیں یہ رعایت یکم نومبر سے ۵ اتوبر تک ہوگی کل پیراشوٹ یا دھاگے بڑے بڑے ٹکڑوں میں تقسیم شدہ پیراشوٹ بھیجنے کی اجازت نہیں ہوگی نہ ہی مقررہ میعاد میں اضافہ کیا جائے گا۔

امریکہ کا صدارتی انتخاب

واشنگٹن ۲ نومبر امریکہ کی صدارت اور کانگرس کے کنٹرول کا پر نمود انعام حاصل کرنے کے لئے ۱۹۴۸ء کی سیاسی جد و جہد تو خاص "حد" سے نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ اپنے تقریباً یکساں ہنگامی دوروں کے بعد دو بڑے امیدواروں نے انتخابی جد و جہد کا اختتام ریڈیو پر مختصر سی تقریروں سے کرنا چاہتے ہیں۔ صدر ٹرومین اپنے وطن انڈیپنڈنس واقع مسوری اور مسٹر ڈیوی امیدوار گورنر نیویارک اپنے ہیڈ کوارٹر واقع نیویارک کے ایک ہوٹل کا ہیمنگ اسٹوڈیو سے یہ تقریر نشر کریں گے۔

ہر امیدوار مادی طور پر پر اعتماد ہے لیکن انکا اعتماد مختلف بنیادوں پر ہے۔ مسٹر ڈیوی کو یہ اعتماد ہے کہ رائے دہندگان نے بہت عرصہ قبل ایک تبدیلی کے حق میں فیصلہ کر لیا تھا اور ان کی کامیابی ان کے قدموں میں ہے مسٹر ٹرومین کو یہ اعتماد ہے کہ اگرچہ جد و جہد کی ابتدا میں گورنر ڈیوی آگے بڑھ گئے تھے لیکن اب انکا یہ فاصلہ رہا ہے اور وہ بعد کے رجحان میں پیچھے رہ گئے۔

مسٹر ٹرومین امیدوار دیمی ریپبلکن کی جانب بہت کثیر تعداد میں اس جماعت کے ووٹوں کا اکا

ہ قصور کیا جا رہا ہے۔ اور بہت سی ریاستیں جو ابھی ہیں اب صدر ٹرومین کو ملیں گی۔

اطلاع ہے کہ ۳ نومبر کو (انتخاب کی رات) صدر ٹرومین ۱۰ بجے سو جائیں گے اور دوسری صبح کو رائے دہندگان کا فیصلہ معلوم کرنے کے لئے جلد اٹھ بیٹھیں گے۔ توقع ہے کہ نتائج سننے کے لئے گورنر ڈیوی نیویارک کے ایک ہوٹل میں ریپبلکن کی انتخابی جد و جہد کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں گے۔ (اسٹار)

لائل پور کے ایک لاکھ افراد کی طرف سے سردار ابراہیم خان کا عظیم الشان استقبال

مجاہدین کی امداد کیلئے ۲ لاکھ روپے کی تھیلی

لاہور ۲ نومبر۔ اسکے دن لائل پور میں آزاد کشمیر حکومت کے رئیس سردار محمد ابراہیم خان کا ایک لاکھ افراد نے استقبال کیا۔ مجاہدوں کی امداد کی۔ ملک شگاف نعرے لگائے اور مجاہدین بہر سے آنسوؤں سے خیر مقدم کیا۔

سٹی مسلم لیگ لائل پور کے صدر حکیم جعفر نے مسلم لیگ کی طرف سے ایک سپاسنامہ پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے تمام اہالیان ضلع لائل پور اور دیگر لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد سردار صاحب نے فرمایا کشمیر کے مسلمانوں کا قتل عام کرنا بھی مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے قتل عام کی طرح ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق ہی تھا۔ درآنحالیکہ جب ہندوستانی اکابر مسلم اور غیر مسلم اکثریت کی شرط کی بنا پر ہندوستان کی تقسیم کے اصول کو مان چکے تھے۔ تو انہیں کیا حق تھا کہ وہ خالص مسلم اکثریت والی ریاست کو اس طرح سیاسی ہتھکنڈوں سے قبضے میں کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اب تو پنڈت نہرو استصواب رائے عامہ سے بھی گریز کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں پہلے ہی اُن کے مظالم سے بڑے بڑوں کے دل ڈول گئے ہیں۔ اور اب اُن کے لئے کہیں کوئی گنجائش نہیں۔ سردار صاحب نے کہا میں چیلنج کرتا ہوں۔ وادی میں کہیں جا کر کوئی غیر جانبدار کسی آدمیوں سے پوچھئے اُسے سوائے پاکستان کے ساتھ الحاق کے اور کوئی رائے نہیں ملے گی۔

آپ نے کہا کشمیر کے نام نہاد الحاق کے وقت استصواب کرانے کا دعویٰ کرنا اور اب اس سے گریز کرنا بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ کشمیر میں دشمن کا پانسہ بالکل پلٹ چکا ہے۔ کشمیر کا ۹ ہزار میل کا علاقہ اب بھی آزاد کشمیر حکومت کے قبضے میں ہے اور وہ دن دور نہیں جب کشمیر پاکستان سے الحاق کے بعد ثقافتی اور تمدنی ترقی کی راہوں پر گامزن ہوگا۔

چوہدری عزیز الدین ایم۔ ایل۔ اے لائل پور نے سردار صاحب کی خدمت میں دو لاکھ روپے کی تھیلی پیش کی اور آئندہ بھی لائل پور شہر اور ضلع کے افراد کی طرف سے مجاہدین و مظلومین کشمیر کیلئے ہر ممکن اعانت و امداد کا یقین دلایا۔ (نامہ نگار خصوصی)

آسٹریلیا کو ملک علاقہ میں شدید امساک باران

لیکن گندم کی فصل دگنی ہو گئی !!

کینبرا ۲ نومبر۔ شمال مغربی کوئنس لینڈ کے مویشیوں کے علاقہ میں ایک شدید قسم کی نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ موجودہ امساک باراں کی وجہ سے بہت سے کنوئیں سوکھ گئے ہیں اور جو باقی رہ گئے ہیں وہ بھی سوکھنے کے قریب ہیں۔ سطح کا پانی بہت عرصہ قبل ہی غائب ہو گیا ہے۔ اس علاقہ میں امساک باراں کی اس قدر کبھی شدت نہیں ہوئی تھی اور اسکی وجہ سے اس علاقہ کی سطح مرتفع بہت متاثر ہے۔ ۱۹۰۲ء کے شدید ترین امساک باراں کے زمانہ میں بھی جبکہ تمام کوئنس لینڈ میں مویشی مر رہے تھے۔ خراج بوک کی سطح مرتفع کے مویشی اور زیادہ موٹے ہو رہے تھے۔

اس وقت صورت حال اس قدر خراب ہے کہ ماہر ارضیات اور آبپاشی فوری طور پر یہ جائزہ لیں گے کہ آیا اور زیادہ گہرے کنوئیں کھودنے سے پانی نکل سکتا ہے یا نہیں۔ کوئنس لینڈ کی نازک صورت حال کے برخلاف آسٹریلیا کی گندم کی فصل بہترین توقعات کے مطابق ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ اس سال گندم کی فصل گذشتہ سال کے مقابلہ میں تقریباً دگنی ہو گئی ہے۔ اس سال ۲۹۹۱۳۰۰۰ بشل گیہوں پیدا ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جنگ سے پہلے کے ۵ برسوں کا اوسط ۵ کروڑ ۳۴ لاکھ بشل تھا۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں گندم۔ جئی اور جوار کی زیادہ پیدا ہوا ہے۔ (اسٹار)

چائے کا تیل

لندن ۲ نومبر۔ چائے کے بیجوں کا تیل جو جاپان کے بیرنگ کے بیجوں سے تیار کیا گیا ہے اب لندن میں ۲۰ ۳ فی ٹن کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے۔ یہ روغن زیتون اور دوسرے قسم کے تیلوں کے ساتھ استعمال کیا جائے گا۔ (اسٹار)

نارووال میں انڈسٹریل وزیر تعلیم کی تقریر

نارووال ۳۰ نومبر۔ اگر اہل پاکستان کامل اتحاد مکمل تنظیم اور حقیقی ایثار کو اپنا شعار بنا لیں تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت آنکھ اٹھا کے بھی پاکستان کو نہیں دیکھ سکتی۔ پاکستان کو اگر کوئی حقیقی خطرہ ہے تو وہ اندرونی نفاق اور باہمی منافقت کا ہے جس کو کہیں راہ نہیں دینا چاہیئے۔"

ان الفاظ میں شیخ کرامت حسین وزیر تعلیم مغربی پنجاب نے ۲۹ اکتوبر کو نارووال کے ایک جلسۂ عام کو مخاطب کیا۔ نارووال سرحد پر واقع ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر لوگ دفاعی انتظامات کا ذکر سننا چاہتے ہیں۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ پاکستان بہمہ وجوہ اپنے آپ کو مضبوط بنا چکا ہے اور خدا کے فضل سے ہمارا ملک کسی دور یا نزدیک کے کسی بھی خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہے۔

امریکی صدر کا انتخاب شروع ہو گیا

واشنگٹن ۲ نومبر۔ امریکہ کے نئے صدر کا انتخاب آج شروع ہو گیا ہے یہ صدر ۴ سال کیلئے ہوگا۔ نائب صدر کا انتخاب بھی ہوگا امریکہ کی ۳۲ ریاستوں میں سے ۳۲ گورنر بھی منتخب کئے جائیں گے رائے دہندگان کی تعداد ۵ کروڑ کے قریب ہے اور خیال ہے کہ ۵ کروڑ رائے دہندگے امید ہے کل تک نتیجہ کا علم ہو جائے گا۔

جنوبی افریقہ مالی دشواریوں میں

پریٹوریا ۲ نومبر۔ جنوبی افریقہ کو بڑی ترقی کی اسکیموں کے لئے نیویارک میں قرضہ حاصل کرنے میں بہت دشواریاں پیش آ رہی ہیں کیونکہ لندن اب روپیہ لگانے کا اہل نہیں رہا ہے جنوبی افریقہ کے ٹرانسپورٹ کے وزیر مسٹر پال سائر نے ان دشواریوں پر زور دیا ہے جبکہ ہیرلڈ نے یہ بیان کیا کہ نئی لائنیں لگانے کی بہت سی دعوتوں پر جنوبی افریقہ کیوں عمل نہ کر سکا (اسٹار)

مشہور عراقی کنڈکٹر برطانیہ میں

لندن ۲ نومبر۔ عراقی فوج میں موسیقی کے ڈائرکٹر اور بغداد آرکسٹرا کے بانی اور کنڈکٹر کپتان البرٹ جیوز اس وقت برطانیہ میں ہیں اور وہ بی بی سی آرکسٹرا پروگرام کی رہنمائی کریں گے۔ یہ پروگرام بی بی سی کے مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے پروگراموں کے لئے نشر کیا جائیگا بعد میں وہ البرٹ ہال لندن میں آرکسٹرا کی رہنمائی کریں گے۔ (اسٹار)

لبنان کا ثقافتی وفد عازم فرانس

بیروت ۲ نومبر۔ لبنان کا ایک ثقافتی مشن حال ہی میں فرانس اور کیمبرج یونیورسٹی کے لئے روانہ ہوا ہے۔ (اسٹار)